6

سچائی کو اختیار کرو کہ اس کے نتیجہ میں تمہیں دوسری بہت سی نیکیوں کی بھی توفیق مل جائیگی

(فرمودہ 6 ؍فروری 1953ء بمقام ربوہ)

تشہّد، تعوذ اور سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا۔

''پاؤں کے درد کو تو آرام آ گیا تھا لیکن کل ظہر کے بعد سے نزلہ اور کھانسی کی تکلیف شروع ہوگئی ہے اور گلا بند ہے جس کی وجہ سے میں بول نہیں سکتا تاہم میں جمعہ کے لیے آ گیا ہوں۔ مگر ظاہر ہے کہ میں کوئی لمبی بات نہیں کر سکتا اور خطبہ کے لیے لمبی بات کرنا ضروری بھی نہیں ہوتا۔ اس لیے مختصراً میں جماعت کو اس امر کی طرف توجہ دلاتا ہوں کہ وہ اپنی حالت کو بدلے۔

قرآن کریم سے ثابت ہے کہ سچائی ایک ایسی چیز ہے جس کے ذریعہ دوسری بہت سی نیکیوں کی توفیق ملتی ہے۔ جب انسان سچائی کو اختیار کر لیتا ہے تو وہ اپنے اخلاق کو بہتر بنانے کی طرف متوجہ ہو جاتا ہے۔ جن اخلاق کو وہ خدا تعالیٰ سے نہ ڈر کر خراب کر رہا تھا انہیں بندوں کے ڈر کی وجہ سے اچھا بنانے لگ جاتا ہے۔ مگر میں دیکھتا ہوں کہ دنیا میں سچائی کی قیمت سب سے کم ہے۔ جب بھی کوئی شخص بات کرتا ہے تو وہ اصل بات کو چھپانے کی کوشش کرتا ہے۔ میں اپنے گردوپیش کے افسروں کو دیکھتا ہوں کہ جب اُن سے سوال کیا جائے تو وہ "ہاں" یا "نہ" میں جواب نہیں دیتے۔ مثلاً اگر اُن سے پوچھا جائے

کہ کیا آپ فلاں جگہ گئے تھے؟ تو وہ یہ جواب نہیں دیں گے کہ ہم وہاں گئے تھے یا نہیں گئے تھے۔ وہ "ہاں" اِس لیے نہیں کہتے کہ سُستی کی وجہ سے انہوں نے کام نہیں کیا۔ اور جہاں انہیں جانے کے لیے کہا گیا تھا وہاں نہیں گئے۔ اور "نہیں گئے" اِس لیے نہیں کہتے کہ اُن کا جُرم پکڑا گیا ہے۔ وہ ہمیشہ یہ کہتے ہیں کہ حضور! اصل بات یہ ہے کہ فلاں نے فلاں بات کی تھی اور اس کا مطلب اصل میں یوں تھا۔ میں نے اس سے یہ سمجھا اور اس طرح لمبی بات کرنی شروع کر دیں گے۔ وہ سیدھا یہ نہیں کہیں گے کہ میں فلاں جگہ نہیں گیا بلکہ بات کو چھپانے کی کوشش کریں گے۔ اگر جواب "ہاں" ہوتا ہے تو وہ ہاں میں جواب نہیں دیتے۔ اور اگر جواب "نہیں" ہوتا ہے تو وہ "نہیں" میں جواب نہیں دیتے۔ یہ ثبوت ہوتا ہے اِس بات کا کہ وہ اپنی سُستی پر پردہ ڈالنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ حالانکہ اپنی سُستی پر پردہ ڈال کر بات تو ہو جاتی ہے لیکن اصلاح نہیں ہو سکتی۔ حالانکہ سچائی ایک ایسی چیز ہے جس سے اخلاق کی اصلاح ہوتی ہے، خاندان کی اصلاح ہوتی ہے اور قوم کی اصلاح ہوتی ہے۔

پس میں آپ لوگوں کو نصیحت کرتا ہوں کہ آپ سچائی کو اختیار کریں اور یہ کوئی مشکل بات نہیں۔ آخر دنیا میں ہزاروں ہزار راستباز گزرے ہیں اس لیے یہ کوئی ایسی بات نہیں جو نہیں ہو سکتی۔ تم فیصلہ کر لو کہ ہم نے سچ بولنا ہے چاہے اس کے بدلہ میں ہم ذلیل ہوں، شرمندہ ہوں یا ہمیں کوئی اور نقصان اٹھانا پڑے۔ پھر دیکھو تمہارے اخلاق کی کتنی جلدی درستی ہو جاتی ہے۔ پس میں ان مختصر الفاظ میں جماعت کو اس امر کی طرف توجہ دلاتا ہوں کہ وہ سچائی کو اختیار کریں۔ بات مختصر ہے لیکن ہے بہت بڑی۔ کہنے کو تو یہ ایک منٹ میں کہی جا سکتی ہے لیکن نتیجہ اِس کا صدیوں کی بھلائی اور قومی ترقی ہے۔"

(الفضل 14 رفروری 1953ء)